

جناب ثناء اللہ بھٹہ

یو آنے رڈ لے سے مریم تک

یو آنے رڈ لے، برطانیہ کی خاتون صفائی ہیں۔ 11 ستمبر 2001ء کو جب امریکہ میں وزلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کی بلڈنگیں طیاروں کے نکرانے سے زمین بوس ہو رہی تھیں اس وقت یو آنے رڈ لے لندن میں سنڈے ایکسپریس کے نیوز روم میں بیٹھی اپنے معمول کے فرائض انجام دے رہی تھیں ان کا خیال تھا اب انہیں نیویارک جانے کی تیاری کر لینی چاہیے۔ اس کے برعکس جب انہیں انتظامیہ کی جانب سے بالکل مخالف سمت اسلام آباد پہنچنے کی ہدایت ملی تو انہیں قدرے حیرت ہوئی۔ انہیں یقین ہو گیا کہ امریکہ افغانستان پر حملہ کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ افغانستان میں حالات ہر آنے والے دن کے ساتھ خراب ہو رہے تھے اس لئے باقاعدہ ویزے کے ذریعے افغانستان میں داخل ہونے کا امکان بہت کم تھا، ادھر افغانستان پر حملے کے لئے الٹی گنتی شروع ہو چکی تھی۔ یو آنے رڈ لے نے قلم اور کمرہ لیا، برقع پہنا اور مقامی آپریٹروں کی مدد سے براستہ طور غم جلال آباد پہنچ گئی۔ رپورٹیں تیار کرنے کے بعد گدھے پر سوار ہو کر غیر قانونی راستے سے واپس آ رہی تھی کہ گدھے پر سوار ہو کر غیر قانونی راستے سے واپس آ رہی تھی کہ گدھے نے اس کو گرا دیا اور اس کے منہ سے بے ساختہ انگلش میں گالی نکل گئی جس کے وجہ سے طورخم پہنچنے میں پندرہ بیس منٹ کا سفر باقی تھا کہ طالبان نے اسے پہچان لیا اور حراست میں لے لیا۔ طالبان کی قید میں ان کے شب و روز کیسے گزرے؟..... قید سے رہائی ملنے کے بعد یو آنے رڈ لے نے اس بارے میں اپنے مشاہدات و تاثرات لکھے اور بتایا کہ دشمن کی نمائندہ ہونے کے باوجود طالبان نے ان کے ساتھ مہربانی کا سلوک کیا اور کس طرح ان کے آرام و آرائش کا خیال رکھا۔ یو آنے رڈ لے نے کتاب In the Hand of the Taliban لکھی جس کا اردو ترجمہ ”طالبان کی قید میں“ کے عنوان سے کیا گیا۔ مریم نے اپنی ویب سائٹ www.yvonneridley.org بھی بتائی ہے جس پر اس کے تازہ خیالات اور فروغ اسلام کے لئے کی جانے والی کوششوں کے متعلق معلومات مل جاتی ہیں۔ اس نے اپنی کتاب کے شروع میں جہاں لوگوں کا شکریہ ادا کیا ہے وہاں خاص طور پر طالبان کے امیر ملامر اور ان کے معتمد عبداللہ منیر کا شکریہ ان الفاظ میں ادا کیا ہے ”یہ کتاب میری رہائی کے بغیر نہیں لکھی جاسکتی تھی“ جس کیلئے میں طالبان کے روحانی لیڈر ملامر اور ان کے معتمد منیر کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جلال آباد میں قید کے دوران میری حفاظت کا انتظام کیا“ یو آنے رڈ لے کے ساتھ اس حسن سلوک کا موازنہ ابوغریب جیل کے طالبان اور قیدیوں کے ساتھ ہونے والے ان انسانیت

سوز مظالم سے کیا جائے تو مغرب اور مشرق کا فرق ظاہر ہو جاتا ہے انہوں نے کہا کہ یہ پراپیگنڈہ غلط ہے کہ اسلام نکو اور
سے پھیلا ہے۔

یوآنے رڈ لے رہائی کے ڈھائی سال بعد دائرہ اسلام میں داخل ہو گئی۔ اس کا اسلامی نام ”مریم“ ہے وہ کہتی
ہے ”طالبان کی دکھائی ہوئی شیع کی روشنی نے مجھے ایک ایسی راہ دکھا دی جس سے میں پہلے ناواقف تھی۔“ یہاں ہم مریم
کے ایک انٹرویو سے چند اقتباسات پیش کر رہے ہیں:

سوال: جب تفتیش سے ثابت ہو گیا کہ آپ کے پاس اسلحہ نہیں تو آپ کو قید میں رکھنے کا طالبان کے پاس کیا جواز تھا؟
جواب: طالبان اس وقت چاروں طرف سے گھرے ہوئے تھے اور فحائی حملوں کا نشانہ بننے والے تھے۔ غیر قانونی
طور پر ملک میں داخل ہونے والی انگریز عورت کی جلد رہائی ترجیحی مسئلہ نہیں تھا۔

سوال: قید کے دوران طالبان کا سلوک کیسا رہا؟
جواب: انہوں نے مجھے ایئر کنڈیشنڈ اور صاف ستھرا کمرہ دے رکھا۔ جس کی چابی میرے قبضے میں تھی اس کا موازنہ
ابو غراب اور گوانتا موبے میں رکھے گئے بے گناہ قیدیوں کی حالات سے کیجئے امریکی ان کیساتھ انتہائی غیر انسانی
سلوک کر رہے ہیں انہیں ایسے بنجر میں رکھا گیا ہے۔ جن میں وہ سیدھے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔

سوال: اسلام قبول کرتے وقت آپ کے پاس اور کون کون تھا اس سلسلے میں کوئی قابل ذکر بات؟
جواب: میرا قبول اسلام کا بل سے واپسی کے ڈھائی سال بعد کا واقعہ ہے یہ عرصہ اسلام کے مطالعہ میں گزرا۔
جب میں نے خود کو اس عظیم مسلم برادری میں شامل ہونے کے لئے بالکل تیار پایا تو عمران خان کو اپنے فیصلے سے مطلع
کیا۔ جہاں تک اثرات یا میری زندگی کے معمولات، خاندانی تعلقات اور حلقہ احباب کے رد عمل کا تعلق ہے تو میں نے
شراب پینا بالکل ترک کر دیا ہے۔ کلبوں میں جانا، شہر خ کھیلنا اور مخلوط محفلوں میں شرکت کرنا کلیتہاً چھوڑ دیا ہے۔ میں مثل
برقع تو نہیں لیکن اسلامی تعلیمات کے مطابق ”حجاب“ پہنتی ہوں۔

سوال: گیارہ ستمبر کے بارے میں آپ نے کہا کہ اس واقعہ سے دنیا بدل گئی اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟
جواب: مغرب اسلام کی تیز ترین پیش رفت کی وجہ سے پہلے ہی پریشان چلا آ رہا تھا۔ یہودی بھی ان کے ہموار تھے
جب Twin Towers تباہ ہوئے تو انہوں نے سٹیٹ مشینری کے رد عمل کا رخ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت مسلمانوں
کی طرف موڑ دیا۔ چنانچہ ”ٹاورز“ کے بلے سے اٹھنے والے سیاہ دھوئیں کی کالک سے اسلام کے چہرے کو داغدار بنانے
کی کوشش شروع ہو گئیں۔ دنیا جانتی ہے کہ ہر عمل کا رد عمل ہوتا ہے پھر تک پر جتنا دباؤ ڈالا جائے وہ اتنی ہی شدت سے
واپس آتا ہے لوگوں نے اسلام کو جاننے کی کوشش تیز کر دیں۔ 11 ستمبر کے بعد سے اسلامی لٹریچر کی مانگ میں کئی گنا
اضافہ ہو چکا ہے۔ اس واقعہ کے بعد میں اب اسلحہ رکھنے والے افراد اسلام کی طرف

آچکے ہیں اور بہت سے مسلمان اپنے ایمان کو از سر نو تازہ کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

سوال: افغان حکومت امن و امان کے قیام اور خواتین کے استحصال کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے؟

جواب: کرزئی حکومت ناکام ہو چکی ہے ایک خوبصورت ملک غشیات فروشوں کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے افغانستان ہیر وئن تیار کرنے والے ملکوں میں سرفہرست ہے بچوں کی فروخت زوروں پر ہے خواتین آزادی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جاسکتیں۔ طالبان نے اپنے دور حکومت میں غشیات فروشوں کا قلع قمع کر دیا تھا پوسٹ اور ہیر وئن کا کاروبار بند ہونے کے برابر رہ گیا تھا خواتین کی عصمتیں محفوظ تھیں قتل و غارت چوری ڈکیتی کی وارداتیں کبھی کبھار سننے کو ملتی تھیں لیکن اب حالات قطعاً مختلف ہیں۔ اگر طالبان نے وہاں غشیات ختم کرادی تھیں تو کیا وجہ سے کہ نیو کی فوجوں کی بھاری تعداد انہیں ختم نہیں کرا سکی؟ اس کی وجہ سے اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ ان کا اس کاروبار کے ساتھ مفاد و وابستہ ہو چکا ہے سیکس کو عام کرنے میں بھی ان کے لئے فوائد مضمر ہیں۔ حامد کرزئی پورے ملک کے صدر نہیں بلکہ صرف کابل شہر کے ایک میز کی حیثیت رکھتے ہیں ان کی مجال نہیں کہ وہ امریکہ کے کسی حکم سے سرتابی کر سکیں۔ وہاں کا معاشرہ خراب سے خراب تر ہو رہا ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ امریکہ وہاں تعمیری کاموں میں دلچسپی لے رہا ہے۔

نئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر طبقہ بشری کیلئے بہترین نمونہ:

(بقیہ صفحہ نمبر ۲۵ سے)

کے لقب سے مشہور ہوئے، مسلمان نو جوان ان قلم اشاروں اور کھلاڑیوں کے نقش قدم پر آخر کیوں چلتا ہے؟ کیا نئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی قابل تقلید آئیڈیل ہو سکتا ہے؟

(۱۴) اور اگر توجہ یا حاکم ہے تو مطالعہ کر حضور کی زندگی کے واقعہ حجر اسود اور واقعہ مفتح کعبہ اللہ وغیرہ کا۔

(۱۵) اور اگر تو شوہر ہے، تو مطالعہ کر خدیجہ اور عائشہ اور دیگر امہات المؤمنین کے ساتھ گزرے ہوئے نئی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کے اوقات کا اور لحاظ کا۔

(۱۶) اور اگر تو دادا یا۔ نانا ہے، تو حسن و حسین کے نانا کے ان لحاظ کا مطالعہ کر جو حسن و حسین کیساتھ گزارے

خلاصہ کلام یہ کہ تو جس کسی بھی حالت میں یا درجہ پر ہو نئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تجھے اس حالت اور مرتبہ کو گزارنے کا صحیح سلیقہ اور منہاج بتلائے گی ربیع الاول کی مہینے کی مناسبت سے آپ ضرور یہ عہد کریں گے ہم نئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو ضرور ایک بار پرہنگے اور پھر اس کے مطابق زندگی بسر کریں گے انشاء اللہ۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی و کامرانی آپ کے قدم چومیں گی اور اطمینان سکون جیسی عظیم نعمت آپ کو دو تو جہاں بھی ان خطوط پر چلکر آسانی کے ساتھ مل جائے گی جس کیلئے آج دنیا کو شاہنشاہی اللہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی

توفیق عطا فرمائے۔ © rasailojaraid.com